Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ

ایڈیٹر: نسیم سیفی

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۴/۳۹ | سوموار ۱۸ جمادی الاوّل ۱۴۱۰ھ، ۱۸ فتح ۱۳۶۸ ہش، ۱۸ دسمبر ۱۹۸۹ء | نمبر ۲۸۷

دُعاؤں پر توکّل

"آج رات میری توجہ ایک رؤیا کے ذریعے مبذول کروائی گئی اس رؤیا میں خدا تعالیٰ نے مجھے دکھایا کہ جماعت احمدیہ کو دراصل خدا تعالےٰ کے حضور دُعائیں کرنا چاہیئے اور التجائیں کرنا چاہیئے اور نتیجے کے لحاظ سے اپنی دعاؤں پر ہی توکل کرنا چاہیئے۔"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ۔ الفضل ۳، نومبر ۱۹۸۹ء صہ)

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"جو لوگ برکت پاتے ہیں ان کی زبان بند اور عمل ان کے وسیع اور صالح ہوتے ہیں پنجابی میں کہاوت ہے کہ کہنا ایک جانور ہوتا ہے اس کی بدبُو سخت ہوتی ہے اور کرنا خوشبودار درخت ہوتا ہے سو ایسا ہی چاہیئے کہ انسان کہنے کی نسبت کرکے بہت کچھ دکھائے۔ صرف زبان کام نہیں آتی۔ بہت سے ہوتے ہیں جو باتیں بہت بناتے ہیں اور کرنے میں نہایت سُست اور کمزور ہوتے ہیں۔ صرف باتیں جن کے ساتھ رُوح نہ ہو وہ نجاست ہوتی ہیں۔ بات وہی برکت والی ہوتی ہے جس کے ساتھ آسمانی نور ہو اور عمل کے پانی سے سرسبز کی گئی ہو۔ اس کے واسطے انسان خود بخود ہی نہیں کرسکتا۔ چاہیئے کہ ہر وقت دعا سے کام کرتا رہے اور دردوگداز سے اور سوز سے اس کے آستانہ پر گرا رہے اور اس سے توفیق مانگے ورنہ یاد رکھے کہ اندھا مریگا"

"یہ سچ ہے کہ انسان کے واسطے یہ مشکل ہے کہ وہ سچی توبہ کرے ایک طرف سے توڑ کر دوسری طرف جوڑنا نہایت مشکل ہوتا ہے۔ ہاں مگر جسے خدا تعالےٰ توفیق دے۔ ہاں ادب سے۔ حیا سے۔ شرم سے اُس سے دُعا اور التجا کرنی چاہیئے کہ وہ توفیق عطا کرے اور جو ایسا کرتے ہیں وہ پا بھی لیتے ہیں اور اُن کی سنی بھی جاتی ہے صرف باتونی آدمی مفید نہیں ہوتا۔ کپڑا جتنا سفید ہوتا ہے اور پہلے اس پر کوئی رنگ نہیں دیا جاتا۔ اتنا ہی عُمدہ رنگ اس پر آتا ہے۔ پس تم اس طرح اپنے آپ کو پاک کرو تا تم پر خدائی رنگ عُمدہ چڑھے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صہ ۳۴۶)

● مکرم البشارت احمد صاحب بٹ (لاہور) کی اہلیہ محترمہ کی بائیں ٹانگ کار کے حادثہ کے نتیجہ میں دو جگہ سے ٹوٹ گئی ہے۔ ڈاکٹروں نے اپریشن تجویز کیا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ انہیں ہر قسم پیچیدگیوں سے بچائے اور شفائے کاملہ سے نوازے۔

● محترمہ عفیفہ صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالباسط صاحب حقانی کا دوسری بار دل کا اپریشن اگلے ماہ ہو رہا ہے۔ قارئین ان کی مکمل شفایابی اور درازیٔ عمر کے لئے دُعا کریں۔

● مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب کھوکھر دل کے عارضہ کی وجہ سے بیمار ہیں۔ پھیپھڑوں گردوں اور دماغ پر بھی اثر پڑا ہے۔ فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب ان کی شفا کے لئے دُعا کریں۔

● محترمہ رضیہ جاوید صاحبہ آف کیلیفورنیا (جرمنی) کے سُسر محمد سعید کلیم صاحب کی آنکھ کا اپریشن فضل عمر ہسپتال میں کامیاب ہو گیا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپریشن کے بعد ہر قسم کی پیچیدگی دور فرمائے۔ نیز اپنے بچوں کی صحت وعافیت کیلئے دُعا کی درخواست کرتی ہیں۔

● اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مکرم مجید احمد صاحب بشیر ایم۔ ایس۔سی سابق پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول اسار خیر غانا ابن مکرم نذیر احمد صاحب سیال لکوٹی ربوہ کو مورخہ ۸۹-۱۲-۳ کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے جس کا نام "نوید احمد ظفر" تجویز ہوا ہے۔ عزیز وقفِ نو میں شامل ہے۔

سُوئے ظن سے بچو

ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (اوّل) اللہ آپ سے راضی ہو

"میں تمھیں ایک عام شر کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ وہ بدظنی ہے جن لوگوں نے اس مرض کے علاج بتائے ہیں ان میں سے ایک امام حسن بصری بھی ہیں۔ آپ حضرت عمرؓ کی خلافت میں پیدا ہوئے تھے۔ آپ کے اجداد عیسائی تھے۔ یہ لکھتے ہیں کہ ایک دفعہ میں دجلہ کے کنارے پر گیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک نوجوان بیٹھا ہے اور اس کے ساتھ ایک عورت ہے بڑی حسین۔ ان کے درمیان شراب کا مشکیزہ پڑا ہے وہ اسے پی رہے ہیں اور بعض وقت عورت اس نوجوان کو چُوم بھی لیتی ہے۔ میں نے اُس وقت کہا کہ یہ لوگ کیسے بدکار ہیں۔ باہر سر میدان بدذاتی کر رہے ہیں۔ اتنے میں ایک حادثہ ہو گیا۔ ایک کشتی آرہی تھی وہ ڈوب گئی۔ عورت نے اشارہ کیا تو وہ نوجوان کودا اور چھ آدمیوں کو باہر نکال لایا۔ پھر آواز دی کہ او حسن! ادھر آ۔ تو بھی ایک کو تو نکال۔ نادان یہ تو میری ماں ہے اور مشکیزہ میں دریا کا مصفّٰی پانی ہے۔ ہم بھی تیری آزمائش کو یہاں بیٹھے تھے کہ دیکھیں تم میں سوءظنی کا مرض گیا ہے یا نہیں۔ امام حسن بصری فرماتے ہیں، اس دن سے میں ایسا شرمندہ ہوا کہ کبھی سوءِ ظن نہیں کیا۔ سو تم بھی اس سے بچو"

(خطبات نور جلد دوم صہ ۵۰-۴۹)

تمہیں چاہیئے کہ راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر دعا مانگو اور اس کے فضل کو طلب کرو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: ـــ آغا سیف اللہ ، پرنٹر: ـــ قاضی منیر احمد

مطبع: ـــ ضیاء الاسلام پریس ، ربوہ

مقامِ اشاعت: ـــ دارالنصر غربی ربوہ ، قیمت: ـــ ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۸ فتح ۱۳۶۸ ہش ۱۸ دسمبر ۱۹۸۹ء

خدا والے لوگ

لوگ انسانی استعدادوں کا بھی ذکر کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ فلاں بڑا قابل ہے اس نے اپنی قابلیت کی وجہ سے بہت ترقی کی ہے اگر وہ اتنا قابل نہ ہوتا تو یہ یہ کام نہ کرسکتا۔ لیکن اگر غور سے دیکھا جائے اور اس معاملہ کو وسیع تناظر میں دیکھا جائے تو یہ بات کچھ بہت زیادہ درست نہیں لگتی۔ جس شخص کا ہم ذکر کرتے ہیں اس سے زیادہ استعداد رکھنے والوں کو ناکام ہوتے بھی دیکھتے ہیں، پھر ہم کہتے ہیں کہ آدمی تو بڑا قابل ہے معلوم نہیں اسے کیا ہوگیا، بیچارہ جہاں ہاتھ ڈالتا ہے وہیں ناکامی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ پس "اسے کیا ہوگیا" ہی راز کی بات ہے اور وہ راز یہ ہے کہ جسے ہم استعداد کہتے ہیں وہ بھی خدا تعالیٰ ہی کی عطا ہے اور اس استعداد کے باعث کامیابی کا حصول بھی خدا ہی کی دین ہے۔ خدا کی منشاء نہ ہو تو ہر استعداد بیکار ہے اور خدا کی منشاء ہو تو بظاہر کوئی استعداد نہ ہونے پر بھی کامیابی ہی کامیابی حاصل ہو جاتی ہے۔

اس بات کو سمجھ لینے کا بہت بڑا فائدہ یہ ہے کہ انسان اپنی مزعومہ طاقتوں۔ اور صلاحیتوں پر انحصار کرنے کی بجائے ہر بات کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کیلئے صرف اور صرف خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرتا ہے۔ یہ نہیں کہ اپنی استعدادوں کو استعمال نہیں کرتا۔ لیکن ان کے استعمال کو بھی خدا تعالیٰ کا نام لے کر ہی کرتا ہے اور اس یقین کے ساتھ کرتا ہے کہ کام تو بے شک میں کرتا ہوں لیکن نتیجہ، خدا تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہے اور ہر وہ شخص جو اخلاص اور دیانت داری کے ساتھ نتائج کو خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں دے دیتا ہے کامیابی کی ضمانت حاصل کر لیتا ہے۔

ہم اپنے کاموں کی طرف نظر ڈالیں تو ہمیں واضح طور پر یہ بات نظر آتی ہے کہ جس شخص نے جتنا خدا تعالیٰ پر بھروسہ کیا اسے اتنی ہی زیادہ کامیابی ہوئی۔ چاہے لوگ اس کے متعلق یہ کہتے ہوں کہ یہ تو کچھ بھی نہیں ہے اور کچھ بھی نہیں کر سکے گا۔ سیّدنا حضرت امام جماعت اس بات کی طرف خاص طور پر توجہ دلا رہے ہیں کہ خدا کے ہو جاؤ اور اپنے کام اسی کے سپرد کر دو۔ یورپ کے متعلق حال ہی میں حضور انور نے فرمایا کہ ان کو خدا دینے کیلئے خدا والے بن جاؤ۔ اور جو جتنا خدا والا بن سکے گا اتنا ہی وہ کامیابی کے قریب ہوگا۔

پس اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنا بنا لے۔ ہمارے وجودوں میں وہ اپنے آپ کو ظاہر کرے اور ہم ساری دنیا کو اس کا چہرہ دکھا سکیں۔

توڑ لاؤں نجوم ، بے معنی
خواہشوں کا ہجوم ، بے معنی
سادگی سے گزار اپنے دِن
ہر ریا و رسوم ، بے معنی

ـــ ابوالاقبال

آرزوئے دِید ہو تو عشق کی تکمیل کر
اپنی آہیں نالۂ شبگیر میں تحلیل کر

ان کی محفل میں اگر ہو باریابی کا خیال
محفلِ محبوب کے آداب کی تحصیل کر

اس فقیری میں نہاں ہے، دولتِ خود آگہی
ہے خودی کی جستجو تو عِلم کی تحصیل کر

کہہ رہا تھا کارواں سے کل امیرِ کارواں
اس صدی کو جادۂ منزل کا سنگِ میل کر

یہ زمیں اپنی نہیں یہ آسماں اپنا نہیں
عزمِ صالح سے نئے عرض وسماء تشکیل کر

شِدّتِ غم سے بیانِ حال ہے مشکل مگر
تُو وہاں جا کر بیانِ حال بالتفصیل کر

اِک نہ اِک دن اپنی منزل پر پہنچ جاتے ہیں لوگ
راستے میں آنے والی ہر مصیبت جھیل کر

مطلع الانوارؐ کے دَر پر رسائی کے لئے
اپنے دل میں ہمّتِ بال و پرِ جبریل کر

راستہ بھٹکے ہوؤں کی راہنمائی کے لئے
شہر کی گلیوں میں روشن پھر کوئی قندیل کر

میرا ایماں ہے خدائے پاک کی ہر بات پر
میرے ایماں کی نہ اے ناداں ، غلط تاویل کر

اَے خدا اب گردشِ ایّام کا رُخ پھیر دے
شامِ غم کو صبحِ نو میں اَے خدا تبدیل کر

دِین و ایماں کیلئے دار و رسن بھی کر قبول
زندۂ جاوید احسنؔ نامِ اسمٰعیلؑ کر

احسن اسمٰعیل ، گوجرہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد صدیق شاہد گورداسپوری

اسم اعظم اور اس کا غلط استعمال

مغربی افریقہ کے ممالک میں جن میں سیرالیون بھی شامل ہے تعویذوں اور ٹونے ٹوٹکوں کا بہت رواج ہے۔ اس دھندے میں جہاں وہاں کے لوکل علماء جن کو عموماً وہاں "الفا" کے نام سے پکارا جاتا ہے مصروف ہیں وہاں ایک خاص تعداد میں موریطانیہ سنٹرل افریقہ کے عرب عالم بھی ملوث ہیں وہ ان ممالک میں آتے ہیں اور اپنے آپ کو آلِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ظاہر کرکے گاؤں گاؤں پھرتے ہیں اور مختلف قسم کے تعویذ۔ گنڈے اور ٹونے ٹوٹکے فروخت کرکے پیسہ کماتے ہیں۔ ان ملکوں کے بڑے بڑے رؤسا، تاجر حتیٰ کہ سربراہانِ مملکت اور چیفس بھی ان کے جال میں پھنس جاتے ہیں، وہ اپنے اقتدار کو قائم رکھنے، جلد دولت مند ہونے یا بعض صاحب اولاد ہونے کے لالچ میں ان کو خطیر رقم ادا کرتے ہیں۔

اس طرح مالی منفعت کی خاطر سادہ لوح عوام میں اپنی روحانی طاقتوں کا پرچار کرنا ان کا کاروبار ہے اور سال ڈیڑھ سال میں کافی پیسہ جمع کرکے وہ اپنے وطن واپس جاتے ہیں۔ ایسے لوگ عموماً جماعت احمدیہ کے مربیان یا دوستوں سے بالمشافہ گفتگو سے اجتناب کرتے ہیں کیونکہ وہ ان کی حقیقت سے نہ صرف خود آگاہ ہیں بلکہ دوسروں کو بھی ان کے چنگل سے بچانے کی سعی میں مشغول ہیں۔ اس قسم کے ایک دوست سے خاکسار کو واسطہ پڑا یا یوں کہہ لیں کہ اسے مجھ سے واسطہ پڑ گیا۔

۲۷۔ جنوری ۱۹۵۵ء کا واقعہ ہے کہ خاکسار سیرالیون کے شہر بو سے مگبورکا جا رہا تھا۔ راستہ میں ایک دریا پڑتا تھا جس کو کشتی کے ذریعہ عبور کرنا تھا کیونکہ ان دنوں سیرالیون میں کسی دریا پر پُل نہیں تھا اور لاریاں ٹرک یا کاریں وغیرہ بھی کشتی (FERRY) کے ذریعہ دریا سے پار کی جاتی تھیں۔ اور اس انتظار میں کئی کئی گھنٹے بلکہ بعض دفعہ سارا دن گزر جاتا پھر جا کر باری آتی۔ کیونکہ کشتی کو آدمی کھینچ کر پار لے جاتے تھے۔ اس دوران تمام لاریاں لائن میں اپنی اپنی باری کے انتظار میں کھڑی رہتیں۔

میں بو سے روانہ ہو کر مونگیری (MONGERI) مقام پر پہنچا۔ جہاں سے دریا عبور کرنا تھا۔ وہاں کافی لاریاں پہلے ہی کھڑی تھیں۔ ہماری گاڑی بھی لائن میں کھڑی ہو گئی۔ میں سامنے کی سیٹ پر بیٹھا تھا (سامنے کی سیٹ مل جانا بڑی غنیمت سمجھا جاتا ہے ورنہ عموماً لاری کے پیچھے ہی بیٹھنا پڑتا جس میں لوگ بھیڑ بکریوں کی طرح ٹھونسے جاتے حتیٰ کہ چاولوں وغیرہ کی بوریاں بھی اس میں ہوتیں جن پر بیٹھ کر سفر کرنا پڑتا) مجھے دیکھتے ہی ایک عرب نوجوان جو موریطانیہ سے تھا میرے پاس آیا اور لباس وغیرہ سے پہچان کر کہ عربی زبان جانتا ہوگا کہنے لگا اعطنی الھدیہ یعنی مجھے ہدیہ دیں۔ میرے پاس چونکہ وقت کافی تھا لہٰذا میں نے موقع کو غنیمت جانا اور فوراً لاری سے نیچے اُتر آیا۔ اور اس سے عربی میں گفتگو ہونے لگی۔ میں نے دیکھا کہ اس نے بازوؤں پر بہت سے تعویذ باندھے ہوئے ہیں اور گلے میں بھی چمڑے میں جڑے ہوئے تعویذ لٹک رہے ہیں جن کی تعداد قریباً دس تھی۔

میں نے اس سے پوچھا کہ یہ کیا ہے

وہ کہنے لگا یہ اسم اعظم ہے۔ میں نے کہا اس کا کیا فائدہ۔ کہنے لگا یہ بہت طاقتور تعویذ ہیں اور انسان کی ہر مشکل میں مدد کر سکتے ہیں۔ دشمن سے بچا سکتے ہیں۔ بیماری سے شفا بخش سکتے ہیں۔ مال و دولت اور بچے بھی عطا کر سکتے ہیں۔

میں نے کہا یہ عجیب بات ہے کہ آپ کے پاس قریباً دس اسم اعظم ہیں جن میں سے ہر ایک یہ طاقت رکھتا ہے کہ آپ کو مال و دولت سے مالا مال کر دے لیکن پھر بھی آپ مجھ سے پیسے مانگ رہے ہیں جس کے پاس ایک بھی نہیں۔ وہ بہت شرمندہ ہوا۔ اس دوران بہت سے لوگ ہمارے گرد جمع ہو گئے۔ میں نے ان لوگوں کو سمجھانے کے لئے وہاں کی لوکل کامن زبان کریول میں گفتگو شروع کر دی اور ان تعویذوں کی حقیقت ان پر واضح کرتے ہوئے کہا کہ اس قسم کے ہتھکنڈے مال کمانے کے اور دینِ حق کو بدنام کرنے والے ہیں اور ان میں کسی قسم کی کوئی طاقت نہیں نہ یہ کسی کو کوئی فائدہ پہنچا سکتے ہیں نہ ضرر۔ اصل طاقت خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ جس کو چاہتا ہے وہ طاقت دیتا ہے اور جس سے چاہتا ہے چھین لیتا ہے، تمام طاقتوں کا سرچشمہ اسی کی ذات ہے۔ لہٰذا انسان کو چاہیئے کہ اس کی طرف رجوع کرے اور اس سے سب کچھ مانگے۔ لوگ جو وہاں جمع ہو گئے تھے کہنے لگے ہم خود بھی حیران ہیں کہ یہ معاملہ کیا ہے جب یہ لوگ ہمارے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں ہمارے پاس ایسی طاقت ہے کہ ہم اس سے کسی کو چیف بنا سکتے ہیں، ہم مال و دولت دے سکتے ہیں، جو صاحب اولاد نہیں انہیں بچے دے سکتے ہیں، ان تعویذوں کے ذریعہ۔ مگر دوسری طرف ہم ان کی حالت دیکھتے ہیں تو یہ خود نہایت ہی کسمپرسی کی حالت میں ادھر ادھر دھکے کھاتے پھرتے ہیں اور لوگوں سے مانگ کر گزارہ کرتے ہیں۔ جب اس شخص نے اس قسم کی باتیں لوگوں سے بھی سنیں تو وہاں سے جانے کی کوشش کی مگر میں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا کہ میں آپ کو کچھ نہ کچھ ضرور دوں گا مگر ان لوگوں کی باتوں کا جواب تو دیں تاکہ آپ کے اسم اعظم کی حقیقت ان پر واضح ہو جائے۔ اس نے جواب تو خیر کیا دینا تھا۔ میں نے اسے سمجھایا کہ یہ فعل سراسر دینِ حق کی تعلیمات کے خلاف ہے اسے ترک کر کے کوئی معزز پیشہ اختیار کریں اور محنت سے کما کر باعزت زندگی بسر کریں۔ پھر میں نے اسے احمدیت سے بھی متعارف کرایا اور کچھ رقم اس کو بطور ہدیہ بھی دی۔ اس دوران اس کا ایک دوسرا ساتھی جو دور سے یہ نظارہ دیکھ رہا تھا اس نے زور سے آواز دی "تعال صاح ھذا احمدی" کہ آپ جلد وہاں سے آجائیں یہ تو احمدی ہے اس کے پاس تم کہاں پھنس گئے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اسے بھی پہلے کسی احمدی مربی سے واسطہ پڑ چکا تھا۔ بہرحال اس کے بعد وہ چلا گیا اور میں بھی دریا عبور کر کے شام تک مگبورکا اپنے مشن پہنچ گیا۔

لجنہ کالم

۱۷۔ ستمبر ۱۹۵۰ء کو احمدیہ ہال کراچی میں لجنہ اماء اللہ کراچی سے خطاب کرتے ہوئے قدرت ثانیہ کے دوسرے مظہر نے دیگر باتوں کے علاوہ فرمایا۔

سب سے بڑا کام جو عورت کے ذمہ لگایا گیا ہے۔ وہ تربیت صحیح ہے۔ یعنی اولاد کو صحیح اور سچا (دیندار) بنانا۔ بہت سی عورتیں یہ سمجھتی ہیں کہ یہ کوئی کام نہیں حالانکہ اگر ہم غور کریں تو دنیا میں جتنی تباہی آئی ہے۔ آئندہ نسل کی صحیح تربیت نہ کرنے کی وجہ سے ہی آئی ہے۔ اور جب بھی کسی قوم نے ترقی کی ہے، آئندہ نسل کے اچھا ہونے کی وجہ سے ہوئی ہے۔ اور اس کا اگلا قدم تباہی کی طرف اسی وقت اٹھا ہے۔ جب اس کی آئندہ نسل خراب ہو گئی ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کو ہی دیکھ لو تیس سال تک اسلام نے کیسی شاندار ترقی کی تھی، مگر پھر جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی فرمایا تھا۔ کہ میں نے دیکھا کہ میرے منبر پر سؤر اور کتے ناچ رہے ہیں۔ ۳۰۔ ۴۰ برس کے بعد ایسے نوجوان پیدا ہو گئے جن کی ماؤں نے ان کی صحیح تربیت نہیں کی تھی۔ اور وہ ایسے خراب ثابت ہوئے کہ بادشاہ بھی بنے وزراء بھی بنے گورنر بھی بنے، علاقوں کے حکمران بھی بنے مگر اسلام سے ان کو اتنی دوری تھی کہ خدا نے ان کو سؤروں اور کتوں سے مشابہت دے دی۔ وہ اس منبر پر بیٹھے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا۔ مگر باتیں انہوں نے وہ کیں جو کتوں اور سؤروں والی تھیں۔ اور جو اتنی بھیانک اور خوفناک تھیں کہ خود ان کی اولادوں نے ان کے خلاف نفرت اور حقارت کا اظہار کیا۔ یزید کے مرنے کے بعد جب اس کے بیٹے کو بادشاہ بنایا گیا۔ تو اس نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ اے لوگو اس وقت تم میں ایسے لڑکے موجود ہیں جو مجھ سے زیادہ اچھے ہیں اور ایسے لڑکے موجود ہیں جن کے باپ میرے باپ سے زیادہ اچھے ہیں۔ پس ان لڑکوں کی موجودگی میں جو مجھ سے زیادہ اچھے ہیں اور ان لڑکوں کی موجودگی میں جن کے باپ میرے باپ سے زیادہ اچھے ہیں۔ میرا تخت شاہی پر بیٹھنا مناسب نہیں چنانچہ میں اس بادشاہت کو چھوڑتا ہوں۔ یہ مسلمانوں کا حق ہے وہ جسے چاہیں دے دیں۔ میں بادشاہت لینے کیلئے تیار نہیں ہوں۔ میرے نزدیک ہمارے باپ دادا نے بھی ظلم کیا تھا۔ اور میں ان ظلموں میں شریک ہونے کیلئے تیار نہیں ہوں اس کی ماں نے جب یہ تقریر سنی تو اس نے زور سے اپنے سینے پر ہاتھ مارا اور کہا۔ نالائق تُو نے اپنے باپ دادا کی ناک کاٹ دی ہے۔ اس نے کہا اماں میں نے اپنے باپ دادا کی ناک نہیں کاٹی بلکہ جوڑی ہے۔ اس کے بعد اس نے اپنے کمرے میں داخل ہو کر دروازے بند کر لئے اور چند روز کے بعد ہی فوت ہو گیا۔ یہ اس کی

باقی صفحہ ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

ن۔ سین

ڈاکٹر سی۔ اے قادر

ڈاکٹر سی۔اے۔قادر آج سے ۲ سال پہلے وفات پاگئے تھے۔آپ نے ایک کتاب Philosophy and Science in the Islamic world. یعنی اسلامی دنیا میں فلاسفی اور سائنس تحریر کی تھی جو آپ کی وفات کے بعد انگلستان سے شائع کی گئی۔ ہفتہ ۲ دسمبر کے روز لاہور میں اس کتاب کی رونمائی کی تقریب منعقد کی گئی۔اس تقریب کی صدارت لاہور کی ہائی کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس اے۔ایس۔ سلام نے کی۔ اس تقریب کا اہتمام پاکستان فلاسفیکل کانگریس اور سی۔اے۔قادر میموریل ٹرسٹ نے مل جل کر کیا تھا ڈاکٹر مجاہد کامران جو پنجاب یونیورسٹی میں فزکس ڈیپارٹمنٹ سے تعلق رکھتے ہیں نے اسلام اور سائنس پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مسلمانوں کے ذہن نے فلسفہ کی ترقی میں ایک بہت اہم کردار ادا کیا ہے۔اسی طرح سائنس کے سلسلے میں بھی مسلمانوں کا کردار دنیا بھر میں اہمیت کا حامل ہے۔آپ نے ماضی حال اور مستقبل میں اس ملک میں سائنس کی کیفیت پر بھی اظہار خیال کیا۔ اس سلسلے میں آپ نے جدید فلسفہ کے سلسلے میں ڈاکٹر قادر صاحب نے جو کردار ادا کیا تھا اس کا بھرپور ذکر کیا۔

تقریب کے صدر مسٹر جسٹس اے۔ ایس۔ سلام نے کہا کہ مرحوم ڈاکٹر قادر کی کتاب اسلامی دنیا میں سائنس اور فلسفے کی ترقی کا منہ بولتا ثبوت پیش کرتی ہے چیف جسٹس صاحب کسی زمانے میں ڈاکٹر قادر صاحب کے شاگرد تھے اور یہ وہ وقت تھا جب ڈاکٹر صاحب رہتک میں تعلیم دیتے تھے۔آپ نے متعدد واقعات کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ وہ کس طرح نصف صدی تک فلسفے کی تعلیم دیتے رہے۔ ان کے علاوہ ڈاکٹر محمد اجمل جو ایک معروف ماہر تعلیم ہیں اور مصنف کے دوست رہ چکے ہیں اور پروفیسر ڈاکٹر خالد جو پنجاب یونیورسٹی میں فلاسفی کے شعبے کے صدر ہیں اور پروفیسر شاہد حسین گورنمنٹ کالج لاہور اور مسز غزالہ عرفان جن کا تعلق پاکستان فلاسفیکل کانگریس سے ہے نے بھی اس موقعے پر حاضرین سے خطاب کیا۔ ان سب نے ڈاکٹر صاحب کی زندگی کے مختلف پہلوؤں کو بیان کرتے ہوئے آپ کی کامیابیوں اور کامرانیوں کا تذکرہ نہایت محبت اور عقیدت سے کیا۔

مجلس صحت

گزشتہ دنوں عالمی مجلس صحت کے زیر انتظام نیشنل کینسر کنٹرول پروگرام کا چار روزہ ورکشاپ لاہور میں منعقد کیا گیا۔ اس ورکشاپ میں ۲۴ ممالک کے نمائندوں نے شرکت کی۔ مسٹر منیر احمد خان چیئرمین پاکستان اٹامک انرجی کمیشن نے اس کا افتتاح کرتے ہوئے کہا کہ یہ بات نہایت سنجیدگی کے ساتھ غور کرنے والی ہے کہ چالیس ملین کلوگرام تمباکو پیا گیا۔ جس میں سے ۷۶ فی صدی سگریٹ کی صورت میں استعمال کیا گیا وہ بات پاکستان کے گذشتہ سال کی کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ مرد آبادی کا ۶۶ فی صدی اس ملک میں کسی نہ کسی رنگ میں تمباکو کا استعمال کرتا ہے۔اور اس رویئے کو بدلنے کے لئے ہر سطح پر لوگوں کو واقفیت پہنچانے کی ضرورت ہے۔یہ مختلف ذرائع ابلاغ کی وساطت سے بھی کیا جا سکتا ہے اور صحت اور دوسرے محکمہ جات کے رضاکارانہ کارکنوں کے ذریعے بھی انہوں نے کہا کہ یہ بات قابل افسوس ہے کہ دیہات میں تمباکو ایک فیشن کی حیثیت اختیار کر گیا ہے اور موقعہ چاہے خوشی کا ہو یا غمی کا وہ تمباکو ضرور استعمال کرتے ہیں۔کہا جا سکتا ہے کہ یہ عادت از خود مشکلات کو دعوت دینے والی ہے۔ اگرچہ پاکستان میں ملیریا اور چیچک جیسی بیماریوں پر تو قابو پایا جا چکا ہے لیکن اب پاکستان کینسر اور دل کے امراض کا مقابلہ کر رہا ہے۔ یہ دو ایسی بیماریاں ہیں۔ جنکی وجہ سے بہت بڑی تعداد ہلاک ہو جاتی ہے اور یہ بات تمام ترقی پذیر ممالک میں پائی جاتی ہے۔ امریکہ میں بھی جو کہ ایک ترقی یافتہ ملک ہے۔ ہر چار اشخاص میں سے ایک آدمی کو کینسر کا مرض لاحق ہو جاتا ہے اور ہر پانچ میں سے ایک کے لئے جان لیوا ثابت ہوتا ہے۔ جتنا روپیہ سارے ملک میں بیماریوں کے علاج کے لئے خرچ ہوتا ہے اس کا ۱/۱۰ کینسر اور دل کی بیماریوں پر خرچ کیا جاتا ہے اور دیکھا جائے تو پاکستان میں حالات اس سے کوئی زیادہ مختلف نہیں ہیں انہوں نے کہا کہ کینسر ۲۰۰ بیماریوں کے مجموعے کا نام ہے۔کیونکہ یہ سب بیماریاں ایک ہی طرح بڑھتی ہیں۔ گذشتہ دو سال میں جو معلومات حاصل کی جا سکی ہیں ان کے نتیجے میں کہا جا سکتا ہے کہ ۷۰ سے ۹۰ فی صد تک کینسر کی بیماری ماحولیات سے متاثر ہوتی ہے۔ چاہے وہ کھانے کے ذریعے ہو یا پینے کے ذریعے یا تمباکو نوشی کے ذریعے یا اور ہی ایسی باتوں کے ذریعے۔ اگر چیزوں کا اس طرح اثر انداز ہونا روکا جا سکے تو بہت حد تک کینسر کی بیماری کو معاشرے میں کم کیا جا سکتا ہے۔

تجارتی و صنعتی ادارے

اس میں تو کچھ شک نہیں کہ بعض تجارتی ادارے یا صنعتی ادارے جو شروع ہی سے حکومت شروع کرتی ہے اچھا بھلا منافع کما لیتے ہیں اور کہا جاتا ہے کہ ایسے ادارے حکومت کے لئے مفید ثابت ہوتے ہیں۔ لیکن وہ ادارے جو پہلے نجی ہاتھوں میں ہوں جب قومیائے جاتے ہیں تو ان میں سے اکثر حکومت پر ناقابل برداشت بوجھ بن جاتے ہیں۔ایران میں بھی جب خمینی انقلاب آیا تو ۱۹۷۹ء میں بہت سے اداروں کو قومیا لیا گیا اب صدر علی اکبر ہاشمی رفسنجانی کی یہ خواہش ہے کہ ان اداروں کو دوبارہ نجی ہاتھوں میں دے دیا جائے۔ چنانچہ اعلان کیا گیا ہے کہ جلد ہی ان کے حصص کی دوبارہ فروخت کے ذریعے ان کو پرائیویٹ کمپنیوں کی صورت میں چلایا جائے گا۔اس فیصلے کا اعلان مرکزی بنک کے گورنر محمد حسین عدلی نے تہران ریڈیو پر کیا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت ایسی کمپنیوں کی فہرست بنا رہی ہے جن کے پاس حصص فروخت کر کے اداروں کو ان کے حوالے کیا جا سکے۔اس وقت صنعتی اداروں کی پیداوار کے لئے ۸۰ فی صد ادارے حکومت کے ہاتھ میں ہیں۔ایک لمبے عرصے سے لوگ اس بات کی خواہش کر رہے تھے کہ عوام الناس یعنی پرائیویٹ کمپنیوں کو ان میں حصے دیئے جانے چاہئیں۔ مسٹر عدلی نے اپنے اعلان میں کہا کہ وہ چھوٹے حصہ دار جن کے حصص ۱۹۷۹ء میں خرید لئے گئے تھے۔ انہیں اب یہ حصص واپس کر دیئے جائیں گے۔ یا اس کے بدلے انہیں کچھ نہ کچھ ادا کیا جائے گا۔اس وقت تہران ریڈیو نے بتایا ہے کہ تقریباً ۴ ارب ریال یعنی ۵۳ ملین ڈالر کے حصے تہران ایکسچینج میں گذشتہ آٹھ ماہ میں فروخت کئے جا چکے ہیں۔ یہ گذشتہ اسی عرصے کی فروخت پر ۶۰ فی صد زیادہ ہے۔ کہتے ہیں کہ یہ اعلان اس بات کے نتیجے میں کیا گیا ہے کہ ذرائع ابلاغ اس کے لئے ایک عرصے سے مہم چلا رہے تھے اور یہ کہہ رہے تھے کہ اس وقت پرائیویٹ ادارے جو لوگوں سے روپیہ لے کر کاروبار کرتے ہیں۔ انہوں نے اربوں روپیہ لے کر لوگوں کو تباہ کیا ہے ان کمپنیوں کے بہت سے ڈائریکٹر روپوش ہو گئے ہیں اور اب ایسے لگتا ہے کہ ان کو کبھی تلاش نہ کیا جا سکے گا۔ گذشتہ پارلیمنٹ کے اجلاس میں پارلیمنٹ کے ارکان نے کہا کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے ملک کی معیشت کو تباہ کیا ہے۔ جن کی وجہ سے افراطِ زر پیدا ہوا ہے اور اشیاء کی کمی واقع ہوئی ہے۔ ارکان پارلیمنٹ نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ ایسے لوگوں کا کاروبار بند کر کے عوام الناس کا جمع شدہ روپیہ انہیں واپس دلائیں۔

پانچ بنیادی باتیں

۱۔ سچ کی عادت۔
۲۔ نرم اور پاک زبان کا استعمال۔
۳۔ وسعت حوصلہ۔
۴۔ معاشرے سے تکالیف کو دُور کرنا۔
۵۔ مضبوط عزم اور ہمّت۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک تعارف

عطاء المجیب خالد

قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد

پاکستان کے خوبصورت شہر اور دارالحکومت اسلام آباد کے پرفضا ماحول میں جہاں اور بہت کچھ ہے وہاں ایک عظیم درسگاہ قائداعظم یونیورسٹی سنہ ۱۹۷۱ء سے قائم ہے یونیورسٹی شہر سے تقریباً ۱۲ کلومیٹر باہر پہاڑوں کے دامن میں مارگلہ ہلز کی بلندیوں پر جہاں سے تقریباً تمام شہر کا نظارہ کیا جا سکتا ہے پر تعمیر کی گئی ہے۔ یہ اپنی طرزِ تعمیر اور خوبصورتی کے ساتھ ساتھ اپنے اعلیٰ تعلیمی معیار اور تعلیمی ماحول میں بھی اپنا ثانی نہیں رکھتی۔ یہ پاکستان کی غالباً واحد یونیورسٹی ہے جہاں پر بیک وقت متعدد شعبہ جات میں طلباء پی۔ ایچ۔ ڈی کی اعلیٰ ڈگریاں حاصل کر رہے ہیں ان شعبہ جات میں فزکس، کیمسٹری بیالوجی، سائیکالوجی، ریاضی اور الیکٹرونکس قابل ذکر ہیں جبکہ ایم فل کورس تقریباً تمام ہی شعبہ جات کروا رہے ہیں۔

یونیورسٹی میں تقریباً چودہ شعبہ جات ہیں یہاں پر طریقہ تدریس مروجہ سمیسٹر سسٹم ہے اور اس کے مطابق سال کو دو سمیسٹرز میں تقسیم کیا جاتا ہے پہلا سمیسٹر جنوری سے جون تک اور دوسرا سمیسٹر ستمبر سے دسمبر تک جاری رہتا ہے۔ ایم ایس سی اور ایم فل کے کورس چار چار سمیسٹر کے ہوتے ہیں جبکہ پی۔ ایچ ڈی کی کم از کم مدت چھ سمیسٹرز پر محیط ہوتی ہے یونیورسٹی کا فزکس ڈیپارٹمنٹ اس کے بہترین شعبہ جات میں شامل ہوتا ہے اسی لئے یہاں پر نہ صرف پی۔ ایچ۔ ڈی کی سہولت ہے بلکہ یہاں پر چند طلبہ پوسٹ ڈاکٹریٹ ریسرچ بھی کر رہے ہیں۔ امسال اس ڈیپارٹمنٹ سے پانچ طلبہ پی۔ ایچ ڈی کی ڈگریاں حاصل کر کے فارغ التحصیل ہوئے ہیں۔

یونیورسٹی میں مندرجہ ذیل شعبہ جات ہیں

فزکس PHY، کیمسٹری CHEM، ریاضی MATHS

الیکٹرونکس ELECTRONICS، کمپیوٹر سائنس COMPUTER SCI.

بیالوجی BIOLOGY

باٹنی BOTNY، زوالوجی ZOOLOGY

بائیو کیمسٹری BIO-CHEM. - جیو فزکس GEO-PHY - بزنس ایڈمنسٹریشن (ایم بی اے / ایم پی اے) اینتھروپالوجی ANTHROPOLOGY - تاریخ HISTORY

ڈیفنس اینڈ سٹریٹیجک سٹڈی۔ سائیکالوجی PSYCHOLOGY، اکنامکس ECONOMICS

انٹرنیشنل ریلیشن IR، مطالعہ پاکستان اور اس کے علاوہ یونیورسٹی سے منسلک دو ادارے جہاں سے طلبہ کی کافی تعداد ایم فل اور پی ایچ ڈی کی ڈگریاں حاصل کرتی ہے یعنی ایریا سٹڈی سنٹر AREA STUDY CENTER اور نیشنل انسٹیٹوٹ آف سائیکالوجی NATIONAL INSTITUTE OF PSYCHOLOGY

آیئے اب اس عظیم ادارے میں داخلے کے طریقہ کار کو دیکھتے ہیں ایم ایس سی، ایم فل اور پی ایچ ڈی میں داخلے کے طریقہ کار ایک دوسرے سے مختلف ہیں لہٰذا ہم تینوں کو باری باری بیان کریں گے لیکن چونکہ ایم ایس سی میں داخلہ بنیادی اہمیت کا حامل ہے لہٰذا سب سے زیادہ تفصیل سے اس کو بیان کیا جائے گا۔

ایم ایس سی میں سوائے ایم۔ بی۔ اے ایم۔ پی۔ اے۔ ڈیفنس اینڈ سٹریٹیجک سٹڈیز (D.S.S) اور کمپیوٹر سائنسز C.S کے داخلہ تمام شعبہ جات میں اوپن میرٹ پر ہے لیکن اس اوپن میرٹ کی تشکیل کے فارمولے کے لئے ان شعبہ جات کو تین گروپس میں کیا جا سکتا ہے۔ پہلے گروپ میں شامل شعبہ جات یہ ہیں۔ فزکس، ریاضی، کیمسٹری۔ بیالوجی، تاریخ اور اکنامکس۔

ان شعبہ جات کے لئے میرٹ آپ کے حاصل کردہ نمبروں کو جمع کر کے بنایا جائے گا جس کا طریقہ کار یوں ہے۔

حاصل کردہ نمبر

F.A/F.SC. + B.SC. + NCC + SUBJECT MARKS IN. BSC

دوسرے گروپ میں شامل شعبہ جات یہ ہیں۔ انٹرنیشنل ریلیشنز، اینتھروپالوجی اور مطالعہ پاکستان اس گروپ کے لئے میرٹ کا فارمولا یوں ہے۔

حاصل کردہ نمبر۔

FA/F.SC. + B.A./B.SC. + NCC + ONE SUBJECT RESTRICTION

یہ پابندی متعلقہ ڈیپارٹمنٹ عائد کرتا ہے جو آپ کو داخلے کے لئے اپلائی کرنے سے قبل معلوم کرنی ہوگی۔

تیسرے گروپ میں شامل شعبہ جات صرف دو ہیں یعنی الیکٹرونکس اور جیو فزکس میرٹ کا فارمولا یوں ہے۔

حاصل کردہ نمبر

F.A/F.SC. + BSC. + NCC + MATHS + PHYSICS IN B.SC

ان تمام مندرجہ بالا شعبہ جات میں جو اوپن میرٹ پر داخلہ دیتے ہیں عام طور پر میرٹ ۶۰ فیصد سے زیادہ ہی ہوتا ہے گزشتہ سال کم از کم میرٹ اوسطاً ۶۲ فیصد رہا تھا۔

اب آتے ہیں بقایا چار شعبہ جات کی طرف جن میں داخلہ بھی ٹیسٹ سسٹم پر ہے لیکن ان شعبہ جات کے طریقہ انتخاب میں تھوڑا سا فرق ہے لہٰذا ان کو بھی دو گروپوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ پہلے گروپ میں صرف شعبہ کمپیوٹر سائنس شامل ہے۔ اگرچہ یہاں ٹیسٹ اور انٹرویو کی بنیاد پر داخلہ دیا جاتا ہے لیکن ٹیسٹ کے لئے طلبہ کی ایک محدود تعداد کا انتخاب ایک میرٹ فارمولا کے مطابق کیا جاتا ہے جو یوں ہے

حاصل کردہ نمبر

F.SC. + B.SC. + NCC

اس میرٹ پر کامیاب طلبہ ٹیسٹ اور انٹرویو میں پیش ہوتے ہیں جہاں پر ان کے حاصل کردہ نمبروں کو میرٹ میں جمع کر کے اوپر والے طلبہ کا انتخاب نشستوں یعنی ڈومیسائل کی بنیاد پر کر لیا جاتا ہے۔

دوسرے گروپ میں بقایا تین شعبہ جات یعنی ایم بی اے، ایم پی اے اور ڈی ایس ایس آتے ہیں جن میں ٹیسٹ کے لئے میرٹ کا فارمولا یوں ہے۔

حاصل کردہ نمبر

F.SC. + B.SC. + SUBJECT + NCC + MATHS, CHEMISTRY, BIOLOGY, HISTORY, ECONOMICS

یہاں پر بھی مندرجہ بالا طریقہ کے مطابق ٹیسٹ اور انٹرویو کے بعد کامیاب طلبہ کا انتخاب کیا جاتا ہے۔

ان دونوں گروپوں میں گزشتہ سال کا میرٹ تقریباً ۶۷٪ رہا تھا یونیورسٹی میں تمام شعبہ جات میں نشستوں کو مختلف ڈومیسائل کی بنیاد پر مختص کیا جاتا ہے۔ جس کے مطابق پنجاب، بلوچستان، سرحد، سندھ اربن، (شہری) سندھ رورل (دیہاتی) آزاد کشمیر فاٹا کے لئے ہر شعبہ میں نشستیں مختص ہیں جبکہ پاکستان آرمی اور EMPLOYEE کے لئے ایک ایک اور غیر ملکی طلبہ کے لئے دو نشستیں ہیں۔ لیکن وہ جو کہتے ہیں کہ

THERE IS ALWAYS ROOM AT THE TOP

اس لئے ہر شعبہ میں تین سے چار نشستیں اوپن میرٹ پر بلا استثناء ڈومیسائل مختص ہوتی ہیں۔

ایم۔ ایس۔ سی میں داخلے کے خواہشمند طلبہ مزید معلومات اور ہر قسم کی راہنمائی کے لئے مندرجہ ذیل طلبہ سے رابطہ قائم کر سکتے ہیں

۱۔ سید غلام احمد فرخ۔ ایم ایس سی کمپیوٹر سائنس۔

۲۔ پرویز احمد۔ ایم ایس سی کیمسٹری

۳۔ مظفر احمد۔ ایم ایس سی۔ ڈی ایس ایس

۴۔ رفیع الدین۔ ایم ایس سی الیکٹرونکس

اب ہم آتے ہیں ایم فل اور پی ایچ ڈی میں داخلے کے طریقہ کار کی جانب۔

اس جگہ ایک وضاحت کرنا بے جا نہ ہوگا اور وہ یہ کہ ایم فل اور پی ایچ ڈی بنیادی طور پر یہ ریسرچ کی تربیت کے معیار ہیں اگر آپ بلند ہمت اور بلند ارادہ ہیں اور علم کے ان آسمانوں کی جستجو میں جانا چاہتے ہیں جہاں سے انسان کو صحیح معنوں میں خدا کی ہستی کا ادراک اس راہ سے ہونا شروع ہوتا تو آپ یقین جانیں علم کے یہ زینے آپ کے منتظر ہیں۔

یونیورسٹی میں مندرجہ ذیل شعبہ جات میں ایم فل اور تقریباً انہی میں پی ایچ ڈی بھی کروائی جاتی ہے۔ شعبہ جات کے نام یہ ہیں۔

فزکس، ریاضی، بیالوجی، کیمسٹری، الیکٹرونکس، تاریخ، اکنامکس، انٹرنیشنل ریلیشنز اور مطالعہ پاکستان۔

ایم فل میں داخلہ کے لئے بنیادی شرط ایم ایس سی میں فرسٹ ڈویژن یا چند شعبہ جات کے لئے کم از کم B.A/B.SC. میں فرسٹ ڈویژن ہونا لازمی ہے۔ داخلہ ٹیسٹ اور انٹرویو کی بنیاد پر ہوتا ہے لیکن ایم ایس سی تک تمام کلاس میں حاصل کردہ ڈویژن کو بھی مدِ نظر رکھا جاتا ہے لیکن بنیادی طور پر ٹیسٹ اور انٹرویو کو سب سے زیادہ اہمیت ہے اگر آپ میں ٹیلنٹ ہے تو آپ کو کوئی نہیں روک سکتا۔

پی ایچ ڈی میں داخلہ کے لئے متعلقہ شعبہ میں ایم فل کی ڈگری ہونا لازمی ہے لیکن یہاں پر ایک اور صورت بھی ہے کہ آپ ایم ایس سی کے بعد براہِ راست پی ایچ ڈی میں داخلہ حاصل کر لیں جس کے لئے آپ کا کسی گورنمنٹ کے کالج میں ٹیچر ہونا یا کسی ریسرچ آرگنائزیشن میں جاب پر ہونا لازمی ہے اور پھر آپ وہاں سے ۱۷ c.o. حاصل کر کے ایم ایس سی کے بعد بھی پی ایچ ڈی میں رجسٹرڈ ہو سکتے ہیں۔ ایم فل اور پی ایچ ڈی میں داخلہ کے سلسلہ میں ہر قسم کی معلومات اور راہنمائی کے لئے نظارت تعلیم ربوہ سے رابطہ قائم فرمائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کا خط ملا

مکرم خالد ہدایت بھٹی صاحب لکھتے ہیں۔ الفضل مورخہ ۲۹/۱/۸۹ میں اعلان شائع ہوا کہ اگر پروف ریڈنگ کی غلطی نظر آئے تو آپ کو ضرور اطلاع دی جائے۔ یہ آپ ہی کا حوصلہ ہے کہ آپ نے غلطیوں کی نشان دہی کے لئے تحریک کی ہے ورنہ ہوتا عام طور پر یہ ہے کہ کوئی اپنی غلطی ماننے کو تیار ہی نہیں ہوتا۔ الفضل کی موجودہ ہیئت کذائی پر جو آپ نے محنت اور توجہ کی ہے یہ اعلان بھی خوب سے خوب تر کی تلاش کا ہی آئینہ دار ہے۔ آپکی تحریک کی تعمیل میں کچھ گذارشات درج ذیل ہیں۔

۷/۹/۸۹ کے شمارے میں محترم سعید احمد اعجاز صاحب کی نظم "شعر دلآویز" شائع ہوئی ہے۔ ماشاء اللہ کیا مرصع نظم ہے جب میں آٹھویں شعر پر پہنچا جو بندۂ مومن کے بارے میں تھا وہ اس طرح شائع ہوا ہے۔

آفاق میں ہاتھ اس کا نگاہ وندۂ تقدیر
پرسوز سخن اس کا ادا اس کی دلآویز

تو میں نے اردو اور فارسی کی ڈکشنریاں نکالیں اور "نگاہ وندۂ" کی تلاش کی۔ کہیں اتہ پتہ نہ ملا تو میں نے جناب سعید احمد اعجاز صاحب کو فون کیا مرصع نظم کی مبارک باد دی جب میں نے شعر کی طرف توجہ دلائی تو خوب ہنسے کہ پروف ریڈنگ کی غلطی ہو گئی ہے اصل میں "نگارندۂ تقدیر" ہے یعنی تقدیر لکھنے والا۔ بہر حال ہمیں ہمت نہ ہوئی کہ آپ کو لکھتے۔ پھر محترم راجہ غالب احمد صاحب کی غزل ۲۶/۱۰/۸۹ کو شائع ہوئی ہے اس میں دوسرا شعر اس طرح شائع ہوا ہے۔

کلفت میں تری آقا دن رات گذارے ہیں
شاید میری الفت کے چاند اور ستارے ہیں

لازماً یہاں لفظ "شاید" نہیں بلکہ "شاہد" ہونا چاہئے۔

پھر محترم و مکرم جناب چوہدری محمد علی صاحب کی بہت ہی خوبصورت غزل ۲۱/۱۰/۸۹ کے شمارے میں شائع ہوئی ہے۔ اس غزل کا آٹھواں شعر اس طرح سے شائع ہوا ہے۔

کرتے رہے "جھروکۂ درشن" سے گفتگو
پرچا کے پاس چل کے نہ آئے مہابلی

اصل شعر اس طرح ہے۔

کرتے رہے "جھروکۂ درشن" سے گفتگو
پرجا کے پاس چل کے نہ آئے مہابلی

یعنی لفظ "پرچا" نہیں "پرجا" ہے جس کا مطلب ہے عوام۔

۷/۱۰/۸۹ کے شمارے میں "احمدیہ ہوسٹل لاہور کے ابتدائی دور کی چند دلکش یادیں" کے عنوان سے حضرت محترم شیخ محمد احمد مظہر صاحب کا مضمون شائع ہوا ہے اور الفضل کے صفحہ ۳ کالم ۳ میں ۲۷ ویں لائن میں ذیل کی عبارت شائع ہوئی ہے۔

"بڑی جماعتوں پر باچھ کر دیا گیا تھا"

اس کا مطلب سمجھ نہیں آیا۔ یا تو کوئی پوری لائن رہ گئی ہے۔ یا پھر ہوگا "بڑی جماعتوں پر "بانٹ" کر دیا گیا تھا۔

شاعر اور پھر صحافی بھی ہو تو بہت ہی نازک مزاج ہوتا ہے اس لئے میں پھر بھی آپ کی ہمت کی داد دیتا ہوں کہ آپ نے دعوت دی ہے پروف ریڈنگ کی غلطیوں کو ضرور مطلع کرنے کی، میں سمجھتا ہوں کہ یہ سعادت بھی الٰہی جماعتوں کے خدا مست فقیروں کو ملتی ہے اور اس طرح جو آپ نے الفضل کو چاند لگائے ہیں ان میں ایک اور کا اضافہ ہو گیا ہے۔

مکرم منصور احمد صاحب ابن بشیر احمد صاحب سنت نگر لاہور لکھتے ہیں:

خاکسار اپنے باپ چوہدری بشیر احمد ولد فیروز الدین (امرتسری) کا ذکر خیر کرنا چاہتا ہے۔ آپ فروری ۱۹۱۴ء کو امرتسر میں پیدا ہوئے۔ آپ پیدائشی احمدی تھے۔ اور چوہدری عبدالعزیز سابق صدر جماعت احمدیہ گوجرہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے داماد تھے۔ ۱۹۴۲ء میں اپنے والد صاحب کے ساتھ لاہور آ گئے۔ اور مصری شاہ لاہور میں رہائش پذیر ہو گئے۔ اس کے بعد ۱۹۴۹ء میں حلقہ بھاٹی گیٹ اور پھر ۱۹۵۳ء میں حلقہ سنت نگر میں رہائش اختیار کر لی۔ ۱۹۵۷ء میں گورنمنٹ گرلز ووکیشنل سکول لاہور میں بطور ٹیچر ماسٹر ملازمت اختیار کر لی اور ۱۹۷۰ء میں ملازمت سے ریٹائر ہو گئے۔ جب میں نے ہوش سنبھالی میں نے اپنے والد صاحب کو ہمیشہ صوم و صلوٰۃ کا پابند پایا۔ انہوں نے اپنی زندگی کی تقریباً ۷۰ بہاریں دیکھیں جو انہوں نے نہایت سادگی اور خاموشی سے گزاریں۔ نہ کسی سے لڑائی نہ جھگڑا نہ دشمنی۔ اگر کسی نے ان کو دکھ دیا یا ان کے پیسے مار لئے تو صبر کر لیا۔ مگر کسی کو کچھ نہ کہا۔ آپ حلقہ سنت نگر کے مرکز نماز کے امام صلوٰۃ تھے۔ اور یہ فرائض وفات تک ادا کرتے رہے۔ میرے والد محترم وقت پر کھانا کھانے کے بے حد پابند تھے۔ دوپہر کا کھانا وہ اکثر ۱۲ بجے کھانے کے عادی تھے۔ خواہ کوئی باورچی خانہ میں ہو یا گھر پر موجود ہو یا نہ ہو، انہوں نے ۱۲ بجے خود ہی سالن گرم کرنا ہے اور کھانا شروع کر دینا ہے۔ اور ساتھ ہی ایک چھوٹی سی کٹوری میں تھوڑا سا پانی جس سے ایک کپ چائے بن جائے ڈال کر چائے بنا لینے۔ اسی طرح شام کا کھانا عشاء کی نماز پڑھانے سے قبل ضرور کھا لیتے۔ اگر سالن پک رہا ہوتا تو جیسا بھی ہوتا لیتے اور کھانا کھا کر عشاء کی نماز پڑھانے کیلئے چلے جاتے۔ جہاں تک میری یادداشت کا تعلق ہے میں نے آپ کو کبھی اس عادت سے ادھر ادھر ہوتے نہیں دیکھا۔

۱۹۸۳ء میں دسمبر کے مہینے میں ہمارے گھر کی مرمت ہو رہی تھی، ۱۷ دسمبر کو مستری اور مزدور کو چائے پلا کر آپ حسب معمول سودا سلف لینے بازار گئے مگر ابھی آپ سینٹرل ٹریننگ کالج جو ضلع کچہری کے قریب ہے گئے تھے کہ اچانک ان کا پاؤں سائیکل کے پیڈل سے سرک گیا اور آپ گر گئے۔ ایک خدا ترس تانگے والا تانگے میں ڈال کر گھر چھوڑ گیا۔ اللہ تعالیٰ اس کو جزائے خیر دے۔ بعد میں معلوم ہوا کہ کولہے کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ چنانچہ اسی دن کولہے کے آپریشن کیلئے میو ہسپتال داخل کرا دیا گیا۔ آپریشن کامیاب ہو گیا۔ ہوش میں آ گئے۔ کوئی تکلیف نہ تھی۔ ہم نے سوچا کمزوری کی کوئی بات نہیں۔ جب چھٹی مل جائے گی تو اباجی کی خوب خدمت کریں گے اور ان کو اچھی اچھی خوراک دیں گے اور ان کی کمزوری دور ہو جائے گی۔ اور وہ جلد چلنے پھرنے کے قابل ہو جائیں گے۔ لیکن جب ہسپتال سے فراغت کا وقت آیا تو اچانک ۲۴ دسمبر کی شام کو تنفس کی وجہ سے آپ کی حالت خراب ہو گئی۔ اور ڈاکٹر کی انتہائی کوشش کے باوجود آپ جانبر نہ ہو سکے۔ اور دس بج کر بیس منٹ پر آپ اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔ حالانکہ بظاہر آپ بالکل صحت مند تھے۔ کوئی بھی تصور نہیں کر سکتا تھا کہ وہ اتنی جلدی ہم سے جدا ہو جائیں گے۔ ۲۵ دسمبر کو جنازہ ربوہ لایا گیا۔ اور بعد از مغرب سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب نے از راہ شفقت نماز جنازہ پڑھائی۔ اور موصی ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کر دیئے گئے۔

میرے والد صاحب کو فوت ہوئے چھ سال کا عرصہ گزر چکا ہے۔ مگر ان کی یاد میرے دل میں اسی طرح تازہ ہے جیسے وہ ابھی فوت نہیں ہوئے، اور مجھے یوں معلوم ہوتا ہے کہ جیسے وہ آج بھی حسب سابق سودا سلف لا کر باورچی خانے میں بیٹھیں گے۔ اور سردیوں میں دھوپ تاپنے کیلئے کوٹھے پر بیٹھیں گے۔ جو ان کی عادات میں شامل تھا۔ مگر افسوس کہ یہ سب کچھ ایک خواب بن گیا۔ جو اب کبھی پورا نہ ہو گا۔ اور میرے باپ کی زندگی ایک خواب کی طرح ختم ہو گئی۔

میرے والد صاحب حسب توفیق تمام چندہ جات بر وقت اور باقاعدگی سے ادا کرنے کے عادی تھے۔ حتیٰ کہ ان کی وفات کے وقت جو اچانک ہوئی تھی تمام چندہ جات ادا شدہ تھے۔ سوائے ان کے ترکہ کے جو ان کی وفات کے بعد ادا کر دیا گیا۔

اس کے علاوہ جمعہ بھی باقاعدگی کے ساتھ پڑھتے تھے۔ اگر مجبوری کی وجہ سے گھر سے کوئی نہ جاتا تو خود اکیلے خاموشی سے جمعہ کیلئے چلے جاتے۔ اسی طرح ہر جلسہ سالانہ پہ جاتے اور توجہ سے تمام تقاریر سنتے۔ ۱۹۸۳ء میں جب آپ بیمار ہوئے تو ہم نے سوچا کہ اس دفعہ جلسہ سالانہ پر آپ کی بیماری کی وجہ سے نہ جا سکیں گے مگر زندہ تو نہ جا سکے اور فوت ہو کر چلے گئے۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے والد صاحب کے درجات بلند کرے، نیز اپنی والدہ صاحبہ کی صحت اور سلامتی اور درازی عمر کیلئے درخواست دعا کرتا ہوں۔ اللہ ان کا سایہ ہم پر تادیر قائم و دائم رکھے۔

کرو محنت مشقت سے بہت اونچا مقام اپنا
زمانے بھر یہ علم و فن میں روشن تر ہو نام اپنا

بھلا کب تک ہم اپنی زندگی کو یوں سہارا دیں
کریں گے ہاتھ سے اپنے سدا ہر ایک کام اپنا

ہمیں معذور کہہ کہہ کر نہ دو احساسِ محرومی
یہی ہے دوستو پیارا زمانے میں پیام اپنا

مٹا دیں گے زمانے بھر سے ہم احساسِ محرومی
بدل دیں گے حقائق سے مقام اپنا نظام اپنا

وطن کے آسماں پہ ہم بھی روشن تر ستارے ہیں
کہ ہے ہر کہکشاں سے بھی بہت اونچا مقام اپنا

زمانے کو بتا دیں گے کرشمے کیا ہیں محبت کے
بنا سکتا نہیں ہرگز ہمیں کوئی غلام اپنا

نہیں ممکن رہیں پیچھے چلیں گے ساتھ ہم سب کے
یہی مقصد، یہی خواہش یہی ہے التزام اپنا

حافظ محمود احمد ناصر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :۔
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر ۲۷۲۵۷ MRS. WIWIN SAWIROH W/O AHMAD E SUGANDA۔ پیشہ خانہ دار عمر ۵۲ سال بیعت ۱۹۷۴ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱/۱۰/۸۹ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (۱) مکان برقبہ ۸۵ مربع میٹر مالیتی ۲.۰۰۰.۰۰۰/- روپے (۲) زمین برقبہ ۶۰۰ مربع میٹر مالیتی ۵.۲۵۰.۰۰۰/- روپے (۳) زمین برقبہ ۱۴۲ مربع میٹر مالیتی ۱.۲۵۰.۰۰۰/- روپے (۴) زمین برقبہ ۲۰۷ مربع میٹر ۸۷۰.۰۰۰/- (۵) دھان کا کھیت برقبہ ۷۰۰ مربع میٹر مالیتی ۲.۵۰۰.۰۰۰/- روپے (۶) حق مہر ۲۰۰.۰۰۰/- روپے کل جائیداد ۱۳.۰۷۰.۰۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۶.۰۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں اور مبلغ ۲۴.۰۰۰/- روپے ششماہی آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ MRS. WIWIN SAWIROH W/O AHMAD. E. SUGANDA انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۱ - ای قمرالدین ساکن انڈونیشیا - گواہ شد نمبر۲ - LING SALIHIN ساکن انڈونیشیا۔

مسل نمبر ۲۷۲۵۹:۔ ENGKON SUPARJAH S/O KOSASI H. پیشہ تجارت عمر ۵۹ سال بیعت ۱۹۴۶ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۳/۳/۸۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) دھان کا کھیت برقبہ ۷۹۰ مربع میٹر مالیتی ۱۴.۵۵۰.۰۰۰/- روپے (۲) زمین برقبہ ۹۲۸ مربع میٹر مالیتی ۲۸.۳۰۰.۰۰۰/- روپے۔ کل جائیداد ۴۲.۸۵۰.۰۰۰/- روپے اس وقت مجھے مبلغ ۲۷۰.۰۰۰/- روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں اور مبلغ ۳۶۰.۰۰۰/- روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ENGKON SUPARJAH انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۱ - H. HARIS SUMIARTA S/O H. MAK SUDIN انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۲ - LING SOLIHIN S/O SUHANTA INDONESIA.

مسل نمبر ۲۷۲۲۶:۔ میں صفیہ سلطانہ خانم زوجہ سید شمشاد احمد ناصر صاحب قوم پٹھان (خان) پیشہ خانہ داری عمر ۲۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر تحریک جدید ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۱/۳/۸۹ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی ملک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (۱) انگوٹھی اور بالیاں طلائی وزن ۳۴ گرام مالیتی ۷۸۰۰/- روپے (۲) ہار طلائی مالیتی ۲۵۰۶ روپے (۳) حق مہر مبلغ ۲۵۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ صفیہ سلطانہ خانم زوجہ سید شمشاد احمد ناصر کوارٹر تحریک جدید نمبر ۴ ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱ - سید حسن طاہر بخاری ولد سید خورشید بخاری مربی سلسلہ چک ۴۱ شمالی سرگودھا وصیت نمبر ۲۵۵۷۶ - گواہ شد نمبر۲ - سید شوکت علی چک نمبر 157/NP تحصیل احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور۔

مسل نمبر ۲۷۲۲۷:۔ میں فائزہ نورین بنت محمد صادق صاحب زوجہ توقیر احمد قوم مانگٹ پیشہ تعلیم عمر ۱۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۷/۸/۸۹ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) حق مہر مبلغ ۲۰،۰۰۰/- روپے (۲) طلائی زیور انگوٹھی مالیتی ۷۰۰/- روپے اس وقت مجھے مبلغ ۵۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ از والد صاحب مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ فائزہ نورین زوجہ توقیر احمد صاحب کوارٹرز تحریک جدید نمبر ۲۶ ربوہ گواہ شد نمبر۱ محمد صادق۔ وصیت نمبر ۱۰۸۲۹ - گواہ شد نمبر۲ محمد محمود طاہر - وصیت نمبر ۲۵۹۳۸۔

مسل نمبر ۲۷۲۲۸:۔ میں ناصرہ بیگم زوجہ نصیر احمد صاحب شاد ایم۔اے قوم سلہری پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹرز ۸۹ تحریک جدید ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۷/۸/۸۹ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی

اخبار احمدیہ

تقریب شادی

مکرم محمد منظور احمد خان صاحب ایاز حلقہ دارالذکر لاہور کے بیٹے عزیزم مسعود احمد صاحب عامر کی شادی ہمراہ عزیزہ امۃ الباسط سلمہا بنت مکرم کیپٹن چوہدری عبدالخالق صاحب آف راولپنڈی مورخہ ۲۳/۱۱/۸۹ بخیریت انجام پذیر ہوئی۔ دعوت ولیمہ میں جو مکرم مقصود احمد خان صاحب کی رہائش گاہ (اسلام آباد) میں ہوئی، احباب جماعت اور دیگر معززین نے شرکت فرمائی۔

احباب سے درخواست دعا ہے کہ یہ رشتہ ہر دو خاندانوں کے لئے اور سلسلہ کے لئے بابرکت ہو۔

ضرورت پہریدار

محلہ دارالصدر غربی ربوہ میں ایک پہریدار کی ضرورت ہے جو سائیکل چلانا جانتا ہو اور عمر ۴۵ سال سے کم ہو خواہشمند احباب متعلقہ امیر یا صدر کی سفارش کے ساتھ صدر صاحب محلہ دارالصدر غربی سے رابطہ قائم کریں۔

اعلان دارالقضاء

ا:۔ محترمہ نسیم اختر صاحبہ بیوہ مکرم محمد حیات صاحب سکنہ لولے شریف ضلع جھنگ نے درخواست دی ہے کہ اُن کے خاوند کا پلاٹ نمبر ۹ ۵/۴ محلہ دارالعلوم شرقی ربوہ انکے نام منتقل کیا جائے۔ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر اعتراض ہو تو دارالقضاء میں تیس یوم کے اندر اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) حق مہر مبلغ ۲،۰۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اسکے اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ ناصرہ بیگم زوجہ نصیر احمد صاحب شاد ایم۔اے کوارٹر ۸۹ تحریک جدید ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱ - سمیع اللہ زاہد مربی سلسلہ - گواہ شد نمبر۲ - بشارت احمد امروہی وصیت نمبر ۶۲۸۶ -

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک جھلک

پاکستان میں منشیات

• اس وقت پاکستان میں نشہ کے عادی افراد کی تعداد ۲۰ لاکھ ہے۔ اس تعداد میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے اور مردوں کے ساتھ ساتھ نوجوان لڑکیاں بھی شامل ہو رہی ہیں۔

• ہیروئن کا نشہ کرنے والے افراد کی عمر عموماً ۲۴ سال ہوتی ہے۔ اور تقریباً ۹۰ فیصدی تیس سال سے کم عمر کے ہوتے ہیں۔

• تاہم اس کے عادی افراد ۱۵ سال تا ۲۵ سال کی عمر کے ہوتے ہیں۔

• ہیروئن کا شکار ہو جانے والے افراد کا کہنا ہے کہ انہیں کسی دوست نے اس کا عادی بنایا تھا چنانچہ ۸۹ فیصد نے ہیروئن تفریح اور لطف کے لئے شروع کی۔

• ہیروئن کے عادی افراد ایک اندازے کے مطابق ۰.۲۵ گرام سے لے کر پانچ گرام یومیہ تک ہیروئن استعمال کرتے ہیں۔

• ایک گرام میں ۴۰ سے ۶۰ فیصد تک خالص ہیروئن ہوتی ہے۔

• ہیروئن عموماً سگریٹ یا حقے کے ذریعے استعمال کی جاتی ہے، کچھ لوگ سانس کے ذریعے کشید کرتے ہیں، بعض انجیکشن استعمال کرتے ہیں۔

• ایک اندازے کے مطابق ہر پندرہ منٹ میں ایک پاکستانی ہیروئن کے نشے کے عادی کا اضافہ ہو رہا ہے۔

• پاکستان میں پوست کی کاشت میں ۸۸-۱۹۸۷ء میں اضافہ ہوا بلکہ گذشتہ سال ۸۰ ٹن کے مقابلے میں پوست دوگنی پیدا ہوئی۔

• ہیروئن کا نشہ کرنے کی وباء پاکستان میں ۸۰-۱۹۷۹ء میں آئی۔ اس وقت پاکستان میں ہیروئن کا نشہ کرنے والے افراد کی تعداد صفر تھی۔ ۱۹۸۲ء میں یہ تعداد ۳۰ ہزار ہو گئی۔ ۱۹۸۶ء میں تعداد ساڑھے چار لاکھ اور ۱۹۸۹ء میں بیس لاکھ ہو گئی۔

• پاکستان میں ڈیڑھ لاکھ عورتیں ہیروئن کا نشہ کرتی ہیں۔

• انجیکشن کے ذریعے ہیروئن کا استعمال انتہائی مضر ہے اس سے ایڈز اور دیگر بیماریاں لاحق ہونے کا خطرہ بڑھ گیا ہے۔

• ایک اندازے کے مطابق پاکستان میں ۱۹۸۲ء میں ہیروئن فروخت کرنے والے ۲۳ ہزار افراد موجود تھے۔ ان میں سے ہر ایک فرد تیس سے چالیس افراد کو ہیروئن فراہم کرتا تھا۔

• ۷۹-۱۹۷۸ء میں پانچ سو میٹرک ٹن افیون پیدا ہوئی۔

۱۹۸۰ء میں ایک سو پچیس میٹرک ٹن افیون پیدا ہوئی۔

۱۹۸۴ء میں صرف ۴۵ میٹرک ٹن افیون پیدا ہوئی۔

۸۶-۱۹۸۵ء میں ایک سو تیس میٹرک ٹن افیون پیدا ہوئی۔

• ۱۹۸۲ء میں پاکستان میں ہیروئن کی ۲۵ تجربہ گاہیں قائم ہوئیں۔

دعا کے ساتھ تدابیر کو نہ چھوڑے کیونکہ اللہ تعالےٰ تدبیر کو بھی پسند کرتا ہے۔

بقیہ: لجنہ کالم

طبعی فطرت کا اظہار تھا۔ ورنہ ماں نے اسے ضرور خراب کرنے کی کوشش کی ہوگی اور اس نے یہ تحریک کی ہوگی کہ تو ظلم کو جاری رکھ اور اس حکومت پر قبضہ کرے جس پر تیرے باپ نے ظالمانہ طور پر قبضہ کیا ہوا تھا۔ تو ماں کی تربیت ایک نہایت اہم چیز ہے۔ مرد کا کام موجودہ زمانے کی اصلاح کرنا ہے، عورت کا کام آئندہ زمانے کی اصلاح کرنا ہے۔ یہ صاف ظاہر ہے کہ ان دونوں میں سے کسی ایک کو دوسرے پر ترجیح نہیں دی جا سکتی۔

ربوہ اور ربوہ کے گرد و نواح میں ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت ہمارے ذریعہ کیجئے اور خدمت کا موقع دیجئے۔

شریف احمد بھٹی

پراپرٹی سنٹر

ریلوے روڈ رحمت بازار ربوہ

فون گھر: ۴۳۱ آفس: ۵۲۱

خبریں

ملکی خبریں

• متحدہ اپوزیشن نے الزام عائد کیا ہے کہ پیپلز پارٹی سندھ کے علیحدگی پسندوں سے ملی ہوئی ہے۔ یہ الزام جمعہ کی شام راولپنڈی کے لیاقت باغ میں ایک وسیع و عریض جلسے سے خطاب کرتے ہوئے اپوزیشن رہنماؤں نے لگایا ہے۔

• حیدرآباد میں کرفیو کے دوران نرمی کے وقفے میں فسادات کے نتیجے میں ۳ افراد ہلاک ۹ زخمی ہو گئے۔ یہ وقفہ تین گھنٹے کا تھا۔

• مصطفےٰ کھر کے بھائی میلادی کھر کے خلاف کئی مقدمات میں ضمانت منظور ہو گئی تو پولیس نے انہیں ایک اور مقدمے میں گرفتار کرنا چاہا۔ ان کے حامی ان کو زبردستی چھڑا کر لے گئے اور تازہ مقدمے میں بھی ضمانت کرا لی۔

• اٹارنی جنرل مسٹر یحیی بختیار نے کہا ہے کہ میرا استعفیٰ وزیر اعظم کے پاس ہے وہ جب تک چاہیں گی میں اپنے عہدے پر رہوں گا انہوں نے کہا کہ سپریم کورٹ ہمارے حق میں فیصلہ کرنے والی تھی میں ججوں کے مسئلے پر اپیل واپس لینے کے حق میں نہیں تھا وزیر اعظم نے صدر سے تعلقات بہتر بنانے کے لئے قومی مفادات میں اپیل واپس لے لی۔

• بلوچستان نے پرائمری تک بلوچی زبان رائج کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

• پاکستان نے دنیا کے انتہائی مہلک طیارہ شکن لیزر گائیڈڈ میزائل آر جی ایس ۷ کی تیاری شروع کر دی ہے۔

• وزیر اعظم بے نظیر بھٹو کی طرف سے پاکستان کرکٹ ٹیم کو دس لاکھ روپے انعام دیا گیا ہے۔ بیگم نصرت بھٹو نے اس موقعہ پر ایک پیغام میں کہا کہ پاکستانی ٹیم دنیا کی بہترین ٹیم کہلانے کی حق دار ہے۔

• گورنر پنجاب جنرل ٹکا خان نے کہا ہے کہ پنجاب میں گورنر راج نافذ کرنے پر غور کیا جا سکتا ہے۔

• جمعیت العلمائے پاکستان کے دونوں دھڑوں کو یکجا کرنے کی کوشش کامیاب نہیں ہو سکتی

• پیپلز پروگرام کے تحت اہالیان کراچی کو ۱۲۵ بسوں کا تحفہ دیا جا رہا ہے

غیر ملکی خبریں

• افغانستان میں مجاہدین نے صوبہ بلخ کے ضلع دولت آباد میں فوجی اہمیت کے دو گاؤں سے کابل انتظامیہ کے فوجیوں کو بھگا دیا ہے۔ اس کارروائی میں کابل انتظامیہ کے ۱۶ فوجی مارے گئے اور بیس فوجی اپنے ہتھیاروں سمیت مجاہدین سے مل گئے ایک اور کارروائی میں مجاہدین نے چھ ملیشیا والوں کو ہلاک کر دیا اور بیاس قصبہ پر قبضہ کر لیا۔ بلخ ہی کے علاقے میں مجاہدین نے کابل انتظامیہ کا ایک ٹرانسپورٹ طیارہ مار گرایا۔

• بھارت کے صوبہ بہار کے علاقے بھاگلپور میں پچھلے مہینے کے فسادات میں مجموعی طور پر ۲۴۷ افراد مارے گئے اور ۵۰۰ لاپتہ ہیں۔ ایک مسلمان تنظیم نے کہا ہے کہ ۴۵ دن کے ان تشدد کے واقعات میں ۷۰۰ سے زائد افراد ہلاک ہوئے ہیں۔

• کولمبیا میں پولیس نے منشیات کا کاروبار کرنے والے ایک شخص کو گولی مار کر ہلاک کر دیا ہے جس کی گذشتہ لمبے عرصے سے ملک میں تلاش ہو رہی تھی۔ اس شخص کو بگوٹا کے علاقے میں اس بیٹے اور پندرہ محافظوں کے ساتھ فائرنگ کے تبادلے میں ہلاک کیا گیا اس پر منشیات کی سمگلنگ کے الزام میں امریکہ میں مقدمہ چل رہا تھا۔

• سری نگر میں مسلمانوں اور بھارتی فوجوں میں جھڑپوں کے بعد کرفیو لگا دیا گیا ہے۔ کشمیری حریت پسندوں کی رہائی پر جشن منانے والے مسلمانوں کو گولی مارنے کا حکم دیا گیا۔ سوپور میں پولیس فائرنگ سے ۳ افراد ہلاک ہو گئے۔

• لبنان کی فوج کے باغی جرنیل عون کی فوج کو تنخواہ کی ادائیگی روک دی گئی ہے۔

• عراق کے وزیر خارجہ مسٹر طارق عزیز نے مطالبہ کیا ہے کہ ایران کسی شرط کے بغیر جنگی قیدی رہا کر دے ایران نے مطالبہ کیا ہے کہ پہلے عراق اپنی فوجیں بین الاقوامی سرحد پر لے جائے۔